© rasailojaraid.com

آسان زبان میں...... نہیں، نہایت آسان زبان میں یوں بیان ہوئے ہیں کہ باور نہیں آتا۔ مراکزِ فن کی تفصیلات یوں مہیا کی گئی ہیں کہ ہندوستان، پاکستان کے کتنے ہی شہروں پر ہرات، ایران، بخارا، ترکی، مصر، عراق اور افغانستان کے قدیم و جدید مراکز خطاطی کا گمان ہونے لگتا ہے۔

یقین کیجیے کہ ۴۶۴ صفحات پر یہ مشتمل کتاب، ۴۵۰ روپے کی قیمت پر، نہایت ارزاں میسّر ہے۔ آرٹ پیپر پر، دل خوش کن کتابت اور طباعت کے ساتھ، بڑے کتابی سائز میں، یہ کتاب ایسی خاصے کی چیز ہے کہ جس کے پڑھنے کا لطف الگ ہے اور دیکھنے کا الگ۔ ناشر ادارہ ہے: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے۔ ۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔ ۱۸، پوسٹ کوڈ ۷۴۶۰۰

سبائی فتنہ (جلد اوّل)

اقبالؒ نے کہا تھا...... شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی۔ بات یہ ہے کہ علمی اختلاف، رائے اور تحقیق کے اختلاف سے جنم لیتا، بحث و دلیل سے آگے بڑھتا اور تجزیہ و تنقید پر منتج ہوا کرتا ہے۔ لیکن، علمی اختلاف میں اگر غیر علمی عناصر و عوامل، دخیل و کارفرما ہو جائیں تو ساری تحقیق و جستجو، بحث و مکالمہ اور تجزیہ و تنقید کا حاصل وہ ''ثابت قدمی'' ہوا کرتی ہے کہ جس کے طفیل، فاضل محققین پہلے سے طے کردہ نتائج و اہداف اور مواقف و آراء کے جھنڈے تلے، خوب جم کر داد تحقیق دیتے ہیں۔ ایسے میں کسی بھی موضوع کی حیثیت و حقیقت اور کسی بھی عنوان کی صحت و اصابت تک رسائی ہو تو کیسے؟ خود سر ''محققین'' کے نرغے میں آئے ہوئے کتنے ہی موضوعات، کتنے ہی عناوین...... تحقیق کی تاریک راہوں میں آئے روز بے موت مارے جاتے ہیں۔

مولانا ابو ریحان عبدالغفور سیالکوٹی کا روئے سخن ''سبائی فتنہ'' میں کچھ ایسے ہی محققین کی طرف ہے۔ موضوع وہی صدیوں پرانا، مشاجرات صحابہ اور اجتہاداتِ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا ہے۔ اس حوالے سے بعض معاصر مؤلفین نے جس طرح ایک خاص تحکم اور تہور کی فضا پیدا کر کے، بہت سی باتیں از سرِ نو چھیڑیں اور از خود طے کر دیں، مولانا کو اس سے اختلاف ہے۔ جن حضرات کو مولانا قاضی مظہر حسین چکوالی کی کتب ''خارجی فتنہ'' اور ''کشف خارجیت'' یا مولانا محمد امین اوکاڑوی کی کتب ''تجلیات صفدر'' اور ''خطبات صفدر'' وغیرہ کے محتویات کا کچھ اندازہ ہے، وہ یقیناً کتاب ''سبائی فتنہ'' کی اہمیت محسوس کر سکتے ہیں۔ مختصراً یوں سمجھیے کہ چکوالی اور اوکاڑوی بزرگوں کی منطق، دراصل اسی منطق کا چربہ اور عکس ہے (یا...... توَ اَم، تتمہ، تکملہ، ضمیمہ...... جو بھی کہہ لیجیے) کہ جس کی مدد سے مودودی صاحب نے ''خلافت و ملوکیت'' میں حضرات صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی خطا شماری کا اہتمام فرمایا تھا۔ ہاں...... مودودی صاحب کے ہاں بزرگانہ استبداد اور استکبار، مناظرانہ استحقار اور استہزا اور مولویانہ تاویلیں اور توجیہیں اس درجہ فراوانی و افراط سے میسّر نہ تھیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تخطیہ و تصویب کا کام زیادہ سہولت اور مہارت سے انجام دے پاتے۔ قاضی کی طرح فیصلہ سنانا، مفتی کی طرح فتویٰ دینا

© rasailojaraid.com